یا وارث

جیون داتا وارث پاک

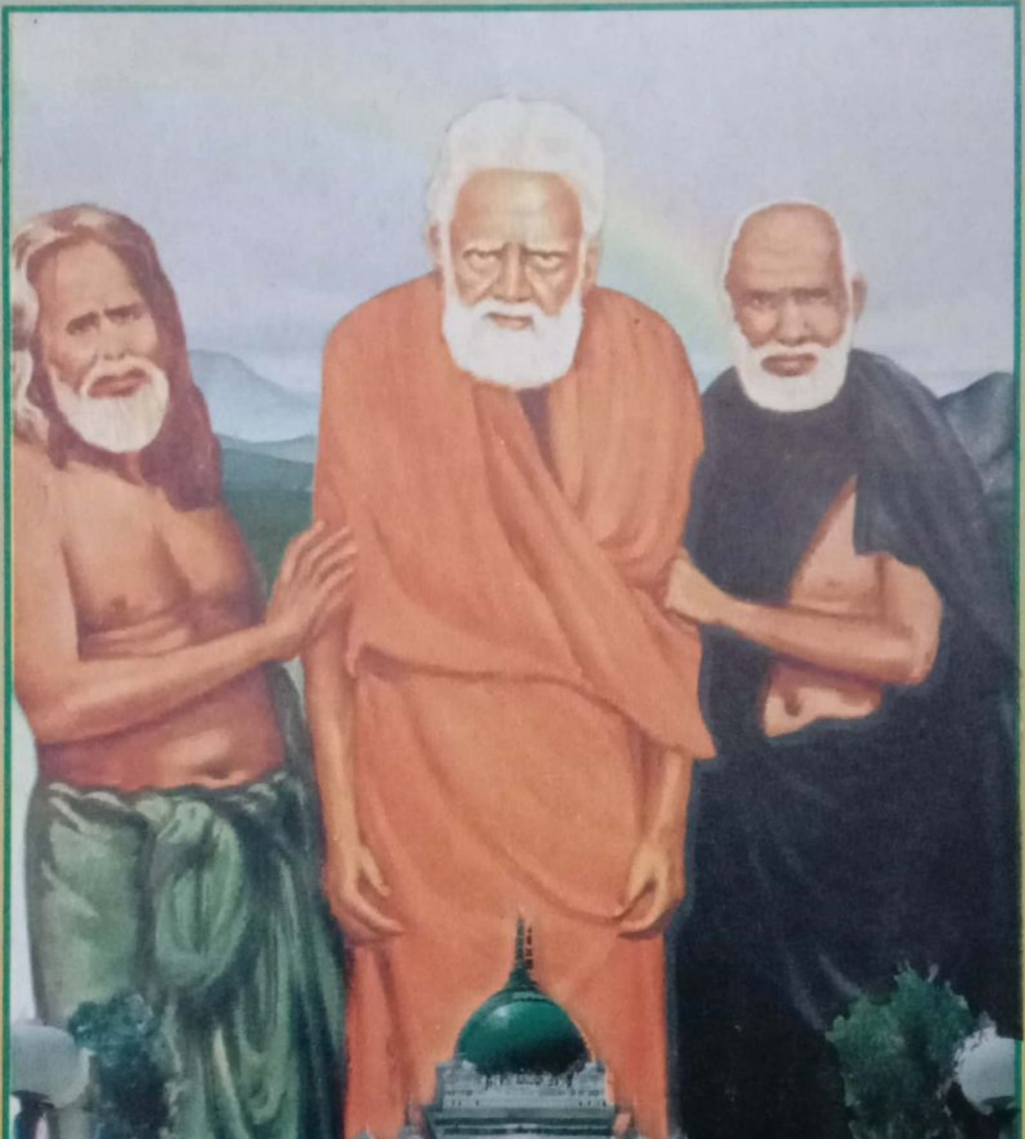

मूल्य 12/-

Scanned with CamScanner

امام الفقراء وارث اسرار علی سید منظور ساقی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز

حضرت سید عبد السلام
عرف میاں بالکا رحمۃ
اللہ علیہ کی جانب سے
کتب وارثیہ کی یہ
بہترین کاوش کی گئی جو
کہ ایک سفید پوش
گزرے ہیں اپنے وقت کے
کامل ترین عالم با عمل
ولی فقیر جو داخل
سلسلہ حضرت عبداللہ
شاہ شہید رحمۃ اللہ
علیہ سے ہیں لکی اسار
صدر کراچی میں ان کا
مزار ہے
یہ کام وارث پاک غلام
نواز عظمہ اللہ ذکرہ کے
حکم پر کیا گیا اس کام کو
کوئی وارثی اپنی جانب
منسوب کرکے توہین
حکم مرشد کا ارتکاب نا
کرے اگر کوئی بھی
شخص یہ کہے کے اس
نے پی ڈی ایف بنائی تو
مان لیجیے گا کہ یہ
جھوٹ بول ہے غلام کا
کام غلامی کرنا ہے یعنی
مرشد کے حکم کی
تعمیل کرنا ہے نا کہ
تعریف اور واہ واہی وصول
کرنا
برائے مہربانی سب
وارثیوں پر حکم مرشد کی
اتباع لازم ہے جھوٹ
بولنے اور واہ واہی سے پر
ہیز کریں شکریہ

Scanned with CamScanner

सलाम

अस्सलाम ऐ वारिसे अली मुकाम।
अस्सलाम ऐ हज़रते खैरुल अनाम।।
अस्सलाम ऐ नासिरो फरयाद रस।
अस्सलाम ऐ बेकसों के दाद रस।।
अस्सलाम ऐ गमज़दों के चारा साज।
दस्ते गिरें आसियां बन्दा नवाज।।
दिल में है लाखों तमन्नायें मगर।
अर्ज़ मैं क्या-क्या करूं अल्मुखतसर।।
पंजतन का वास्ता ऐ हक नुमा।
इक नज़र वह चाँदसा मुखड़ा दिखा।।
दस्त गीरी कीजिये बहरे खुदा।
वास्ता हसनैन आली जाह का।।
ऐ सखी, इब्ने सखी, इब्ने सखी।
लाज़ तेरे हाथ है मुहताज की।।
बेकसो मुहताज हूँ ऐ जी असास।
तोशये उकबा नहीं मुफलिस के पास।।
जब दमें वापसी हो ऐ जाने जहाँ।
नाम नामी हो तेरा विरदे जुबाँ।।
मुँह न देखूँ दीनो दुनिया का मगर।
हो रूख़ो ज़ेबा तेरा पेशे नज़र।।
नज़आ में तुमको नभूलूं वारिसा।
याद हो दिल में तेरी ऐ महलका।।
है तमन्ना ऐ शहे वाली गुहर।
हो दमें आखिर तेरे कदमों पे सर।।
हो करम अब शाकिरे नाकाम पर।
ख़ातमा हो आपही के नाम पर।
ये खड़ा है आपका अदना गुलाम।
कीजिये मक़बूल बन्दे का सलाम।।

हजरत शाकिर शाह रहमतउल्ला

Scanned with CamScanner

وارث پاک

حد پیئے تو اولیاء بے حد پیئے تو پیر

حد بے حد دونوں پیئے تو اسکا نام فقیر

اسکا مطلب ہے کہ فقیر بہت کم ہوتے ہیں اولیاء اور پیر بہت ہوتے ہیں وارث پاک صحیح معنی میں سچے فقیر تھے۔ محترم وارث پاک کے علاوہ یہ بات میں نے کسی دوسرے فقیر کے بارے میں نہ سنا ہے اور نہ پڑھا ہے۔

یہ کتاب محترم وارث پاک کے قدموں میں ابتک کی ادبی کاوش کا محاصل ہے۔ بچپن سے میرا محترم وارث کی مزار پر آنا جاتا رہا ہے۔ حضور وارث پاک کی خدمت میں آنے کے بعد سے اکثر یہ سوال اٹھتا رہتا ہے ہ حضور کی خدمت میں کچھ اچھا و سستا ادب حاصل ہو۔ ایک دن وہ وقت بھی آگیا۔ دن میں مجھے خواب آیا اور میں دیوا مزار پر پہونچ گیا۔ وہاں میرا دوست گڈو وارثی مل گیا۔ اس سے میں نے ذکر کیا۔ ایسے بھی کہا کہ خیال بہت اچھا ہے۔ فوراً اس نے اپنے بھائی عقیل وارثی کے ساتھ مجھے محترم حاجی صاحب کے عزیز دوست 'اوگھڈ شاہ' کی مزار پر پہونچا دیا۔ مجھے وہاں پر محترم وارث پاک کی چھڑی، بچھونا اور انکے اصلی فوٹو گراف دیکھنے کا موقع ملا۔ اس وقت میری جیب میں ایک بھی پیسہ نہیں تھا کہ میں محترم وارث پاک پر لکھی کتاب 'جیونی داتا وارث' خرید سکوں۔ رات میں پھر 'اوگھڈ شاہ' کی مزار پر پہونچا اور رات میں ہی کتاب خرید سکا۔

میں تو محض وارث پاک کی مزار پر جانے والا متقد ہوں۔ محترم وارث پاک کی حوصلہ افزائی سے یہ اعظیم کام کر سکا۔ اس مجموعہ میں اگر کوئی بھی وچوک ہو گئی ہو تو آپ سبھی متقدین سے معافی کی درخواست ہے۔

منیش ملہوترا

۲۰۴ کڑہ، بارہ بنکی

Scanned with CamScanner

فہرس

(۱) وارث پاک ....

(۲) یاوارث "پاک نام"..........۳

(۳) پیدائش وخاندان..........۳

(۴) خاندان کی اہمیت..........۴

(۵) بچپن..........۵

(۶) والدین کی رحلت..........۵

(۷) تعلیم وتربیت..........۵

(۸) بچپن کے کچھ حالات..........۶

(۹) حضرت وارث کے متعلق پیشین گوئیاں..........۷

(۱۰) سجادہ نشینی..........۷

(۱۱) کھانے پینے کا طریقہ..........۸

(۱۲) پوشاک..........۸

(۱۳) دنیا کی سیاحت..........۹

(۱۴) وصال..........۱۰

(۱۵) عشق سے متعلق اقوال..........۱۳

(۱۶) یقین..........۱۳

(۱۷) مختلف اقوال..........۱۴

Scanned with CamScanner

یاوارث پاک نام

آپ کا پورا نام 'وراث علی شاہ' ہے۔ آپ پیدائشی اولیاء اللہ تھے۔ اس طرح آپ زندگی خدا کی عبادت سے شروع ہو کر خدا کی عبادت پر ہی ختم ہوئی۔ آپ کا وارث نام ہی آپکی خصوصیات کے ساتھ سب کو پیارا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ شروع سے ہی آپ نے "موتو من قبل ان تموتو" یعنی مرنے سے پہلے مر جانے کا اونچا مقام آپ کو حاصل تھا اپنے مریدوں کو بھی آپ یہ تقلین کرتے رہے۔ یعنی سرکار وارث کو مقام بقاء حاصل تھا۔ یہ لفظ وارث کے لئے بہتر ہے۔ جس نے آپ کے نیاز حاصل کئے فوراً بول اٹھا۔

اس طرح بھیس میں عاشق کے چھپا ہے معشوق
جس طرح آنکھ کی پتلی میں نظر آتی ہے

آپ کا مشہور نام حاجی حافظ سید وراث علی شاہ ہے۔ خاندانی نصب کو اگر دیکھا جائے تو آپ کا مقام اعلیٰ ہے۔ آپ محمدؐ کے خاندان کے چشم چراغ ہیں۔ آپ محمدؐ سے وراثتاً علم باطن اور بزرگی ملی تھی۔ ساتھ ہی آپ علی مرتضیٰ کی اولاد ہیں اس لئے انسے بھی علم باطن آپکو حاصل تھا۔

پیدائش وخاندان

آپکی جاء پیدائش کا فخر قصبہ دیوا شریف جو ضلع بارہ بنکی اتر پردیش کے ایک تاریخی قصبہ کو حاصل ہے۔ آپکی پیدائش ۱۲۳۴ھ سنہ عیسوی کے مطابق ۱۹۱۸ء ہے۔ آپ امام حسن کی چھبیسویں پشت میں پیدا ہوئے۔ آپکا حسب مندرجہ ذیل ہے۔

سید وراث علی شاہ ولد قربان علی شاہ ولد سلامت علی شاہ ولد قمر اللہ والد ڈین العابدین والد سید عمر شاہ ولد عبد الواحد والد سید عبد الاحد والد سید علا الدین ولد عزیز الدین ولد سید اشرف

Scanned with CamScanner

ابی طالب ولد سید محمد محروک ولد عبد القاسم ولد سید علی عسکری ولد سید ابو محمد والد سید محمد جعفر ولد سید محمد مہدی ولد سید علی رضا ولد سید قاسم حمزاء ولد سید موسیٰ کاظم ولد سید امام جعفر ولد امام باقر ولد امام دین العابدین ولد امام حسینؓ ولد حضرت علی شیر خدا شوہر حضرت سیدہ فاطمہ دختر حضرت محمد مصطفیؐ۔

خاندان کی اہمیت

سید خاندان کی خاص عزت: یہ بھی ہے کہ حضور کے عظیم اجداد نے کبھی دوسرے خاندان میں بیاہ شادیاں نہیں کیں۔ اور نیشاپوری سید خاندان کی عزت و آبرو کو محفوظ رکھا ہے۔

آپکے پردادا سید قمر اللہ صاحب کے تین لڑکے سید بشارت علی، سید سلامت علی اور سید شیر علی صاحبان تھے۔ اپکے والد سید قربان علی صاحب کا بیاہ انکے چچا شیر علی کی دختر سے ہوا تھا۔ اس طرح آپ دونوں طرف سے حسینی ہونے کا خاص شرف حاصل ہے۔

اودھ کے عزت دار و شرف لوگوں میں آپکے خاندان کو مخصوص درجہ اور شرف حاصل ہے۔ آپکے اجداد ظاہری علم کے ساتھ ساتھ باطنی علم میں محارت رکھنے کی وجہ سے مخصوص عزت درجہ کے رہے ہیں۔ آپکے خاندان کے اجداد میں مخدوم علاء الدین اعلیٰ بزرگ نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفہ تھے۔ اور تعلیم میں عبد البرکات و شیخ یحییٰ کے شاگرد تھے۔ آپکے اجداد ہر زمانہ میں نیک پاکدامن معزز رہے ہیں۔ اچھے درویش و فقیر ہمیشہ آپکے خاندان میں ہوتے رہے ہیں اور عوام ان فقیروں سے فیضیاب ہوتی رہی ہے۔

ہندوستان سب سے پہلے آپکے جد امجد نے رسول پور کنتور میں رہائش اختیار کی یہیں سے ایک بزرگ عبد الاحد صاحب نے دیوا کی سرزمین کو پاک کیا۔ یہاں دیوائیں آپکی پانچ پشتیں بیتی اور سرکار وارث پاک پیدا ہو کر اپنے قدم سے اس زمین کو پاک و عزت بخشی۔ آج دنیا میں یہ قصبہ دیوا شریف کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ہزاروں لوگ دیدار و زیارت کے لئے دنیا کے کونے کونے سے یہاں آتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

بچپن

حضور وارث پاک کی پیدائش رمضان کے مہینہ میں ہوئی تھی۔ آپ نے دن میں کبھی دودھ نہیں پیا۔ یہ قصبہ ہر طرف مشہور ہو گیا اور گھروں میں عورتوں کو متعجب کر دیا تھا۔ دیکھا گیا کہ آپ نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں دودھ لیا۔ یہاں تک کہ آپ نے محرم کی دسویں تاریخ کو کبھی دودھ نہیں پیا۔ ان سب کے باوجود آپ اپنے ہم عمر بچوں میں سب سے زیادہ تندرست تھے۔ جسمانی بارہ تیز تھی۔ دوسرے بچوں سے زیادہ موٹے تازے دکھتے تھے۔ آپکا سر مبارک ہمیشہ دوسرے بچوں سے اونچا دکھائی پڑتا تھا۔ آپکی عزت آپکی ماں بھی بہت کرتی تھیں۔ بغیر وو کبھی دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ یہاں تک کہ آپکی طرف کبھی پیٹھ کر کے نہ کھڑی ہوتی تھیں نہ بیٹھتی تھیں۔

والد کی رحلت

ممتمد زرائے کے مطابق آپکی عمر تین سال بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ آپکے والد محترم قربان علی صاحب کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں بعد آپکی والدہ بھی رحمت فرما گئیں۔

تعلیم و تربیت

حضور وارث پاک جب پانچ سال کی عمر کو پہونچے تو رسم و رواج کے مطابق بسم اللہ کے بعد مکتب میں بٹھائے گئے۔ آپکی تیز دماغی وہانت کو دیکھتے ہوئے استاد متعجب تھے۔

آپکی دہانت اللہ کے دین تھی۔ بڑے سے بڑا عالم و پنڈت جو بھی آپکے سامنے آیا آپکی سوجھ بوجھ اور یاداشت کی قوت کو تسلیم کیا اور آپکی ذہانت کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ زیادہ تر دیکھا گیا کہ آپ سبق لینے کے بعد جنگل کی طرف روانہ ہوتے اور پورے وقت تنہائی میں

Scanned with CamScanner

گذر جاتا۔ جب آپکی عمر دس سال کی قریب ہوئی تب آپکے آزاد دل و دماغ نے اسکو بھی تسلیم نہیں کیااور تم رشتوں کو توڑ کر آپ یاداللہ میں مشغول ہو گئے۔

بچپن کے کچھ حالات

بچپن میں ہی آپکی جب تب کی باتیں لوگوں کی زبان پر آگئی تھیں۔ آپ عبدالمعین شاہ کی مزار پر تشریف لے جاتے اور رات بھر عبادت میں لگے رہتے۔ اگر کسی کے لئے کچھ کہہ دیتے تو وہی ہوتا۔ اس طرح سبھی لوگ آپکی عظمت کے قائل تھے اور سبھی لوگ آپکی عزت کرتے تھے۔ آپ کھیل کود سے نفرت کرتے تھے۔ آپ کا کھیل تھا گھر سے روپیہ پیسہ لیکر بچوں میں تقسیم کرنا۔ کبھی کبھی تو کئی ہلوائی سے ایک روپیہ کا ایک بڑاسا بتاشہ بنواکر توڑ توڑ کر بچوں میں تقسیم کرنا۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ میری دادی کے پاس اشرفیاں بہت تھیں ،ہم ان میں سے نکال لاتے اور ایک ایک اشرفی دیکر 'کوئی' ایک بڑابتاشہ بنواکر بچوں میں بانٹ دیتے تھے۔ دیکھنے میں یہ معمولی بات تھی لیکن بہت سے غیر معمولی خوبیوں سے بھری تھی۔ اول یہ کہ حضور پردے کے پیچھے سے ایک غریب حلوائی کی مدد کرتے تھے۔ بچوں پر بے لوث مہربانی ہور ہمدردی کی غیر معمولی مثال تھے۔ بچپن سے ہی آپ کی دھن دولت مال واسباب وجائداد سے کوئی رغبت نہیں تھی بلکہ نفرت تھی۔ آپ معصومیت سے کہتے کہ انصاف کی شرط ہے کہ سونے چاندی کے برابر مٹھائی خریدی جائے۔ خاص حالات میں کہتے تھے کہ سوناچاندی فقیروں کو نہیں چاہئے۔ اس کی سچائی اسی سے ظاہر ہے کہ دادی کے وصال کے بعد چالیس دن کے ادنر ہی ساری دولت اور جائداد جو کچھ بھی تھا سب دکھیوں وغریبوں کو خیرات کردیا۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

حضرت وارث پاک کے متعلق پیشن گوئیاں

لکھنؤ میں ایک فقیر تھے جنکا نام اکبر شاہ تھا انکی عظمت سے لوگ متاثر تھے۔ ہمیشہ لوگ انکے حلقہ میں حاضر رہتے تھے۔ لوگ انکو اپنے وقت کا 'قطب' کہتے تھے۔ ایک دن حضرت خادم علی اکبر شاہ سے ملنے گئے۔ شاہ صاحب نے آپکو دیکھتے ہی بخوشی اپنی گود میں بٹھالیا اور پیشین گوئی کی 'صاحبزادے اپنے وقت کے ثانی ہونگے'۔

سجادہ نشینی

حضرت خادم علی شاہ کے زیر تعلیم میں بھی تھوڑا وقت ہی گذرا تھا کہ اچانک حضرت خادم علی شاہ کی طبیعت ناساز ہوئی اور ضعیفی کی وجہ سے مرض بڑھتا گیا۔ ایک روز اپنے موجود شاگردوں کو سکون و تحمل کی تلقین کرنے کے بعد بلند آواز میں کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے اس دار فانی کو الوداع کہا اور انتقال فرماگئے۔ وصال کی تاریخ ۱۳یا ۱۴ صفر بتائی جاتی ہے۔ تدفین کے بعد تیسرے دن فاتحہ خوانی کی رسم ادا کی گئی اس موقع پر چھوٹے بڑے اور عزت دار لوگ اکٹھا تھے۔ اس محفل میں جانشینی کی بات چلی۔ 'مولوی بنا جان' جو آپکے لنگر خانہ کہ مہتم تھے ایک خوبصورت کشتی میں پگڑی رکھ کر سبھی موجود لوگوں کے سامنے پیش کیا اور کہا جسکو اہل سمجھا جائے۔ یہ دستار سونپ دی جائے۔ چونکہ مناجان صاحب کو اس منصب کی چاہ تھی اس کے لئے اختلاف پیدا ہو گیا کہ یہ دستار کس کو عطاء کی جائے کون اس کا اہل ہے؟ اسی درمیان حضرت سعادت علی جو حضرت غوث گوالیری کے پوتے ہیں اٹھے اور وارث پاک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا میرے خیال میں ایسے بہتر کوئی نہیں ہے۔ فوراً لوگوں نے تاعید کی اور وہ پگڑی سرکار وارث کو عطاء کی گئی۔

☆☆☆

کھانے پینے کا طریقہ

حضور وارث پاک کی خوراک کی مقدار دکھانے کا ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کی تھی۔ عمر کے آخری ایام میں صرف ایک تولہ کھانا چوبیس گھنٹے میں لیتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اپکی روحانی زندگی تھی کھانا پینا تو برائے نام تھا۔ آپ نے برف کا پانی بھی استحصال نہیں کیا۔ آپنے کبھی مچھلی نہ کھائی نہ اس کی کوئی وجہ بتائی۔ جس گھر میں آپکا کھانا تیار ہوتا اس میں مچھلی نہیں پکتی تھی۔ اگر کبھی بھول کر ایسا ہوتا تو چھپر میں آگ لگ جاتی۔ امیر ہو یا غریب آپ جسکی دعوت قبول کرتے۔

ہاں ایسے لوگوں کی دعوت قبول نہیں ہوتی تھی جنکی کمائی حق حلال اور جائز طریقہ کی نہیں ہوتی تھی۔ ایسے لوگوں نے کبھی آپکو مدعو کرنے کی جرعت بھی نہیں کی کیونکہ یہ بات مشہور تھی۔ طعام کے وقت آپ سر کر تہد کے کونے سے ڈھانک لیا کرتے تھے اور اکڑوں بیٹھتے تھے۔ کھانے کے بعد استنجاء کے لئے جانا معمول تھا۔ کھانے کے بعد دن میں قلولہ اور رات میں چہل قدمی ضرور فرماتے۔ خلال کرنا بھی معمول تھا۔

پوشاک

بچپن میں آپ بندو والی اچکن۔ غرارہ دار پائجامہ، دوپلی کامدار ٹوپی اور سلیم شاہی جوتا پہنتے تھے۔ آپ جسم پر احرام اختیار کرنے کے بعد اتارے ہوئے احرام کو ہمیشہ کے لئے تیاگ دیتے تھے۔ اتارے ہوئے احرام کا آدھا حصہ لانے والے کو اور آدھا دوسرے حقدار کو تقسیم ہو جاتا تھا۔ جسکو حاصل کرنے والے کو مقصوص خوشی کا احساس ہوتا تھا اور ایک ایک دھاگا متبرک سوغات کی طرح بٹ جاتا تھا۔

یہ لباس جتنا معزز و محترم تھا اتنا ہی پاکی میں اول تھا۔ اسی طرح وارث پاک کی نظروں میں

Scanned with CamScanner

اہمیت کا حامل تھا۔ جن محترم لوگوں کو آپ احرام دیتے انہیں ظاہری و باطنی ادب کی تقلین و تعلیم بھی دیتے جو خود میں مجاہدہ تھا جسکے آپ خود پابند تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنی خودی مٹا دینے کی طرف اشارہ ہے۔ آپکے فقیر اسی احرام میں دفن کئے جاتے۔ حضور وراث پاک نے لال ۔ کالا و سفید رنگ کا کبھی استعمال نہیں کیا۔ دوشالہ ریشم کا تہمد کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا۔ آپکا اوڑھنے - پہننے - کھانے پینے کا جو طریقہ تھا وہ معمول بن گیا تھا اور اس میں زندگی بھر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

دنیا کی سیاحت

حضور پاک نے پندرہ سال کی عمر میں حج کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے کم عمری کا خیال کر حضور کو راستے کی صوبتوں اور سفر کی مشکلات کی یاد دلائی لیکن آپکے مصمم ارادہ، اونچے خیالات پر کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ آپکا اللہ پر بھروسہ اور مکمل اعتماد تھا۔ سب سے اول آپ حضرت خادم علی شاہ کی مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھا اور حاضرین سے مل کر اطمینان دلاتے ہوئے سفر کا آغاض کیا۔ راستہ میں رکتے رکاتے آپ اجمیر پہونچے۔ یہ وقت چونکہ خواجہ غریب نواز کے عرس کا تھا آپ نے مزار شریف پر پہونچ کر طواف کیا اور قوالی کی محفل میں شریک ہوئے۔ جب لوگ اپنی اصلی حالت پر آگئے تو سب نے اٹھ کر آپ کو گھیر لیا اور قدم بوسی کی۔ بہت سے لوگ آپ کے مرید ہوئے اور پورے اجمیر میں ہر زبان پر آپکا ہی ذکر تھا۔

اجمیر سے آپ ناگور پہونچے وہاں مولوی حسین صاحب کے مکان پر مہمان رہے۔ حسین بخش صاحب نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپنے حسین صاحب کو بیعت لینے کی اجازت بھی دی۔ پھر آپ شہر پیران گئیں۔ احمد آباد اور بھکر ہوتے ہوئے بمبئی پہونچے۔ لگ بھگ دو ہفتہ یہاں مقیم رہے۔ وہاں مشہور تاجر سیٹھ یعقوب علی خاں اور یوسف ذکریا وغیرہ نے ایک گروہ کے ساتھ آپکے ہاتھ پر بیعت کی اور مرید ہوئے۔ اسکے بعد آپ جہاز میں سوار ہو کر نچلے درجہ میں سفر شروع کیا اس وقت آپکی حالت یہ تھی کہ آپ تیسرے دن کھانا تناول کرتے وہ

Scanned with CamScanner

بھی بہت تھوڑا۔ آپ توکل علی اللہ تھے اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان نہیں رکھتے تھے۔ بغیر کھائے پیئے سات دن گذر گئے اچانک چلتا ہوا جہاز رک گیا۔ جہاز میں ایک دین دار تاجر محمد ذیاء الدین صاحب کو خواب میں رسول خدا کا دیدار نصیب ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ خود کھاتے ہو پڑوسی کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ تاجر بہت رحم دل تھے سونچا کہ مطلوبہ شخص کو کہاں تلاش کریں انہوں نے پورے جہاز کے مسافروں کی دعوت کردی۔ انواع اقسام کا کھانا تیار کروالیا جب سب لوگ کھاچکے تو تاجر مذکور نے جہاز کے ہر درجہ میں تلاش شروع کیا۔ جہاز کے نچلے درجہ کے ایک کونے میں پہونچ کر آپ کو بیٹھا پایا۔ دوڑ کر قدموں میں گڑپڑے اور وہیں کھانا منگا کر حاضر کیا۔ آپ نے دو چار لقمہ لیا جب تاجر ذیاء الدین صاحب اپنی جگہ واپس آئے جہاز خود بخود چلنے لگا۔ اس روز کے بعد سے جب تک آپ جہاز میں رہے۔ سب سے پہلے کھانا ان کے سامنے حاضر کیا جاتا۔ حضور وارث پاک اس زمانہ میں ہر تیسرے روز کھانا تناول فرماتے۔ آپ کے سفر کے حالات مکمل طور پر بالکل معلوم نہیں ہو سکا۔ آپ کی سوانح حیات تحریر کرنے والے نے بھی دو چار باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں تحریر کیا کیونکہ سرکار وارث پاک کی زندگی کا بہتر حصہ سفر میں گذرا۔ لیکن جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ یا تو آنکھوں دیکھی ہے یا باوثوق بزرگوں کی بتائی ہوئی ہے۔ کبھی بھی سرکار نے اپنے چاہنے والوں کو سفر کے حالات نہیں بتائے۔ اگر کبھی فی الوقت کچھ بتایا بھی تو بہت مختصر الفاظ میں۔ مولوی رونق علی صاحب وارثی میں ایک مقام حاصل تھا لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی ڈائری میں دیکھا اور دوسرے معتبر بزرگوں سے سنا کہ سرکار وارث پاک نے سترہ حج کئے ہیں اور مسلسل بارہ سال کے سفر میں عرب، ایران، حجاز، اعراق، مصر اور شام ملکوں میں گئے۔ اس دوران دس بارہ حج کیا۔ وہاں سے واپسی کے بعد سات بار ہندوستان سے حج کرنے تشریف لے گئے اس میں تین بار زمینی راستہ سے کابل ہو کر دو بار انجن سے چلنے والے اور دو بار پال والے جہازوں سے سفر کیا گیا۔ یہ سفر مختلف جگہوں کبھی اجمیر ملتان سے اور ایک بار دیوا شریف سے سفر کا آغاز کیا گیا۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

وصال

دیداری بخالی دیر ہنر سی کنی
بازار خیس و آتش ماتیرمی کنی

ہماری نظروں سے بچ رہے ہویا چھپ رہے ہو پھر دیدار بھی کرار ہے ہو یعنی اپنی بازار گرم اور ہماری جوانی کی آگ روشن کر رہے ہو۔ مختصراً یہ کہ اولیاء اللہ مٹتے ہیں مگر وہ نظریاتی طریقہ سے جسم کو مردہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارے محترم وارث پاک کو بھی جسد خاکی چھوڑنا پڑا۔ ان دردناک حالات کا بیان کچھ یوں ہے کہ چودہ محرم ۱۳۲۴ہجری بہ مطابق ۱۹۰۳ء کو آپ کو معمولی زکام ہوا رفتہ رفتہ ۲۰ محرم تک آپکی طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ بخار کی تپش بڑھتی گئی۔ عوام پریشا ہو گئے وید و حکیم بلائے گئے مگر سرکار کے ہونٹوں پر کوئی شکایت نہیں سنی گئی۔ نہ آپ کی حالت سے بیماری و تکلیف کی علامت کا اظہار ہوا۔ اس وقت بھی فیض نام جاری تھا۔ لوگ اپنی مرادیں لیکر جا رہے تھے۔

سرکار وارث کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے اس وقت کی جانے مانے حکیم عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ کو بلایا گیا۔ ان کے مطابق میں نے اپنی لمبی عمر میں کسی کی بھی نبض کو اتنا مضبوط نہیں پایا۔ ان بزرگوں کی دلی کیفیت کا اندازہ معمولی وید و حکیم نہیں لگا سکتے مضبوطی کا مظہر تھے۔ یہ کہاں میں مشاہدہ کر سکتا تھا۔ حکیم محمد احمد ساکن کرسی ضلع بارابنکی بیان کرتے ہیں کہ حکیم عبدالعزیز لکھنوی نے انہیں بتایا کہ وصال کے وقت بھی سرکار کی نبض کی رفتار مستحکم تھی اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہم نے اپنی زندگی میں اتنی مظبوط نبض نہیں دیکھی۔

میں نے جب سرکار کی قدم بوسی کی اس وقت انکو بخار لگ بھگ '۹۹' ڈگری تھا۔ کمزوری بہت زیادہ تھی۔ اس کے باوجود سرکار کے زبان پر کوئی صرف شکایت یا جسم پر کسی رعب کی علامت نہیں تھی۔ آپکی خدمت میں سلطان محمو اٹاوی وغیرہ امیر و غریب سب ہی موجود

Scanned with CamScanner

تھے۔ امیروں نے دل کھول کر پیسہ خرچ کیا۔ خیر خیرات دل کھول کر کی گئی۔ خیرات زکات میں کوئی کمی نہیں ہوتی تھی۔ بخار تیز تھا۔ پیشاب بند تھا مگر کسی طرح کی تکلیف یا صرف شکائت زبان پر نہیں تھا۔ اٹھنے بیٹھنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ کبھی کروٹ اور سیدھا لیٹ کر آرام کرنا معمول تھا۔

اس بیماری کی حالت میں ایک روز انہوں نے اپنے وارثی شاگردوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا 'یہ دنیا ایک خواب ہے۔ ایک نہ ایک روز سبھی کو نظروں سے ضرور او جھل ہونا پڑتا ہے۔ جس جگہ و مقام پر میں سو جاؤں وہیں مجھے دفن کر دینا۔ عاشق جس کپڑوں میں ہوتا ہے اسی میں دفن کر دینا ضروری ہوتا ہے'۔ سید معروف شاہ کہتے ہیں کہ ایک بار بیماری سے قبل بھی سرکار نے یہی کہا تھا۔ یہ آپکے وصال کے قبل آخری الفاظ تھے جس سے عقیدت مندوں میں مایوسی چھا گئی۔ سبھی لوگ بھیگی پلکوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ محترم پاس تو کوئی کا شعر ہے

قیامت تھا یہ کہہ کر انکا پہلو سے نکل جانا
خدا حافظ ہے اب میرے تصور سے بہل جانا

حضرت فرحت شاہ کا قول ہے کہ ۳۰ محرم ۱۳۲۳ھ سن عیسوی ۱۹۰۳ء کے دن سرکار وارث پاک نے انگشت شہادت بلند کر کہا۔ "اللہ ایک ہے" پھر کچھ رات گئے حکیم محمد یعقوب سے وقت پوچھا۔ حکیم صاحب نے کہا دس بجے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم چار بجے اپنے عزیز دوست کے پاس جاؤنگا۔

حاجی فیض شاہ صاحب پانی میں شہد ملا کر بار بار دیتے تھے۔ اس وقت آپکا ذکر الٰہی چل رہا تھا۔ بلغم کی خشکی کی وجہ سے تنفس تیز تھا۔ اسی حالت میں صبح ۴ بج کر ۱۳ منٹ پر صبح صادق کے وقت رحلت فرمائی۔ یکم صفر ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۳ء کو آپ نے جسد خاکی کو الوداع کہہ کر دار فانی سے کوچ کیا اور ہماری مادی نظروں سے پردہ فرمایا۔ وہ دن جمعہ کا متبرک دن تھا جب آپ نے دار فانی سے کوچ کیا اور بارگاہ ایزدی سے جا ملے۔

Scanned with CamScanner

عشق سے متعلق اقوال

(۱) عشق خدا کی دین ہے جو کوشش اور محنت سے نہیں ملتا۔

(۲) محبت میں ادب و بے ادبی کا فرق نہیں۔

(۳) محبت وہ چیز ہے جسکو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

(۴) محبت ہے تو ہم ہزار کوس پر بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

(۵) فقیر کم مشائخ زیادہ ہوتے ہیں چونکہ عشق کی منزل سخت دشوار گذار ہے اس لئے چاہنے والے اس راستے کو کم پسند کرتے ہیں۔

(۶) محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

(۷) جو کچھ ہے لگاؤ ہے باقی جھگڑا دکھاوے کی چیز ہے۔ اگر لگاؤ نہیں تو خاک نہیں دنیاداری-دنیاداری ہے۔

تصدیق

۱) تصدیق ہزاروں میں سے ایک کو ہوتی ہے۔ ہر ایک کا حصہ نہیں۔ پھر اسکی بھی کئی صورتیں ہیں زبانی مجھے خرچ سے کام نہیں چلتا۔

۲) جسکو یہاں تصدیق نہیں وہ کعبہ جاکر کیا کرے گا؟ وہاں جاکر سوائے پتھر کے کیا دیکھے گا خدا تو ہر جگہ ہے کعبہ تو صرف سمت ہے۔

۳) صحبت سے کچھ حاصل نہیں جب تک من اسکی تصدیق نہ کرے۔

۴) کتابیں پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں۔ تصدیق اور چیز ہے۔

یقین

یقین سے متعلق وارث پاک کچھ قول مندرجہ ذیل ہیں:-

Scanned with CamScanner

(۱) یقین اعتماد کی روح ہے۔ جس میں یقین کی کمی ہے اس میں صداقت کی بھی کمی ہے۔

(۲) جنکی نظر دوست پر ہے اس کا کوئی دشمن نہیں۔

(۳) خدا پر بھروسہ کرو وہ خود تمہارا حامی ہے۔ اگر کوئی پنی تدبیر کرتا ہے تو وہ الگ کھڑا ہو کر تماشہ دیکھتا ہے اور پھر کچھ نہیں ہوتا۔

(۴) ہزار کوس سے شوہر اپنی بیوی کی فکر رکھتا ہے اور جو تمہارے اندر ہے وہ نہیں فکر کرے گا۔

(۵) جسکے دل میں ہو کہ دیکھئے یہ کام ہو کہ نہ ہو۔ وہ کام نہیں ہوتا کیونکہ بے یقینی میں مبتلاء ہے بلکہ ایسا ہونا چاہئے تو ہی کام ہو گا۔

یقین واعتماد کتنی اعظیم تعلیم ہے۔ خدا سے کسی حالت میں ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

مختلف اقوال

(۱) اپنی وضع پر قائم رہو (اپنے طرز زندگی پر ہمیشہ قائم رہو)

(۲) اگر سات دن کا فاقہ ہو تو بھی زبان پر شکائت نہ لاؤ بلکہ اللہ سے بھی شکوہ نہ کرو کیا وہ نہیں جانتا جو اپنے پاس ہے۔

(۳) جب فاقہ ہو تو برداشت کرو۔

(۴) بات جو جب ہے کہ سانس خالی نہ جائے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کس سے سانس خالی نہ جائے تو وارث پاک نے کہا خدا سے"

(۵) بڑی فقیری یہ ہے کہ ہاتھ کبھی نہ پھیلے۔ صابر ہو کر رہے خدا کی عطاء کردہ حالت اور مرضی پر قائم رہے۔ گنڈا۔ تعویز، دعا، بددعا وغیرہ کا استعمال بالکل نہ کرے یہی فقیری ہے۔

(٦) حاجی اوگھٹ شاہ نے حضور سے کہا "سید کی پہچان لوگ یہ بتاتے ہیں کہ اگر انکے ہاتھ پر آگ رکھ دی تو ہاتھ نہ جلے' آپ جواب دیا۔ یہ سچ ہے لیکن جو امتحان لے گا وہ کافر ہو گا۔

Scanned with CamScanner

(۷) جس نے دنیا میں خدا کی وجود کو محسوس نہ کیا وہ قیامت کے بعد بھی خدا کے وجود کا احساس نہ کر سکے گا۔

(۸) اس کائنات کا نام دنیا نہیں ہے بلکہ بھول کا نام دنیا ہے۔

(۹) اسلام اور چیز ہے ایمان اور چیز ہے۔

(۱۰) فقیر وہ ہے جو کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے۔

(۱۱) ایک صورت کو پکڑ لے وہی مرتے وقت، وہی قبر میں اور وہی حشر میں کام آئے گی۔

(۱۲) بڑی فقیری یہ ہے کہ دس آدمیوں کو روٹی دیکر کھائے یہ بات سرکار نے نادر حسین وارثی نگرامی سے فرمایا۔

(۱۳) پیر بہت ہیں مرید بہت مشکل سے ملتا ہے۔

(۱۴) مرید ہونا چاہئے۔ مرید یعنی چیلا ہوگا تو پیر کی چھاتی پر سوار ہو کر حاصل کر سکتا ہے۔

(۱۵) فقیروں میں تصنع (بناوٹ) نہیں ہے۔ اور دنیادار تصنع پسند ہوتا ہے۔

(۱۶) جسکا جو مقدر ہوتا ہے اسکو ضرور دیا جاتا ہے۔ زندگی میں یا مرتے وقت نہیں تو اسکی قبر میں ٹھوس دیا جاتا ہے۔

(۱۷) اجودھیا والے رام جی اولیاء تھے۔ کرشن جی پریمی تھے اور بابا نانک صاحب آپکے ادوتیاوادی تھے۔

(۱۸) جو نشیب و فراز میں یعنی اتار چڑھاؤ میں لگا رہے گا اس کو خدا کا دیدار نصیب نہیں ہوگا جو اتار چھڑاؤ سے نکل جائے گا اسکی بخشش دنیا میں ہی نصیب ہوگی۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

फरोग शहजहांपुरी द्वारा

अवलाद है या खास शहे मश्रकैन की।
छब्बीसवीं है पुश्त जनाबे हुसैन की।।
पुतली यही है फातमा के नूरे ऐन की।
मोहरे नगीं हैं फातहे बदरों हुनैन की।।
यह जौहरो खुलासा है दोनों जहान की।
बन्दा नजर पड़ा है खुदाई की शान की।।
है तूही वारिसे अली व वारिसे नबी।
दिल है तेरा खजीनएं इसरार मानवी।।
तेरे बदन पै ठीक क़बा फ़क्र की हुई।
आदत की इब्तदा ही से तर्के लबास की।।
दस्तार व पाएजामा न जेबे बदन किया।
एहराम को पसन्द पये सतरे तन किया।।
लड़का यही है शाहे शहीदाँ का बा खलफ।
पुर नूर सिल्के शाहे नजफ का दुरे नजफ।।
दुर्जे रसूल का है यही गौहरे सदफ।
अल्लाह ने दिया है हर एक बात का शरफ।।
सैय्यद भी हैं फकीर भी है और वली भी हैं।
हर तरह जानशीने नबी व अली भी हैं।
कौम ऐसी लाज्वाब कि दुनिया में आफताब।
दुनिया में आफताब तो उकबा में माहताब।।
उकबा में माहताब्रा तो कौसर पे जोशेआब।
कौसर पे जोशे आब से फिर सा कीये शराब।।
साकी शरावे कौसर तसनीम का है यह।
वारिस अली अहमदे बे मीम का है यह।।

Scanned with CamScanner

पुस्तक मिलने का पता

अनन्या प्रकाशन

सी0 557 ईश्वरदीन भवन निकट बेलहरा हाउस देवा रोड, बाराबंकी, फोनः 23700

Scanned with CamScanner